سونے والوں کو بیدار کرنے والی آواز

مولوی میزان الرحمن صاحب آسامی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی

اے غافل انسان! اے اپنے انجام کو بھولنے والے انسان! اے اپنے نفس کو تباہی و بربادی و ہلاکت میں ڈالنے والے انسان! اے مغرور و متکبر انسان! ہوشیار ہو جا۔ سنبھل جا۔ اب بھی تیرے لئے وقت باقی ہے اپنے نفس کو دنیا کے ہلاک کن بھنور سے بچا۔ اور جلدی بچا۔ کیا تیرے کان میں ابھی تک یہ آواز نہیں پہنچی کہ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط (نحل) اے پرائی چیزوں پر ناز کرنے والے انسان۔ اے دوسروں کی چیزوں پر فخر کرنے والے انسان! سن لے تیرے پاس جتنی چیزیں ہیں۔ تمام ایک دن ختم ہونے والی ہیں۔ حتیٰ کہ تجھے بھی یہاں سے کوچ کرنا ہے۔ یہ دنیا کسی کے ہمیشہ رہنے کا گھر نہیں۔ بلکہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے) اس قانون کے ماتحت تجھے بھی جانا ہے۔ جس طرح کہ تیرے آبا و اجداد اس قانون الٰہی کو ٹال نہ سکے۔ تجھے بھی اس پر عمل کرنا ہے۔ تو کیوں اتنی غفلت اور کیوں اتنی سستی؟ مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ۔ خواب غفلت کو دور کر دو۔ آخر تمہارے یہ اونچے اونچے محل۔ اونچے اونچے بالاخانے اور یہ اونچی اونچی عمارتیں کب تک؟ کیا تمہارے پاس خدائی اعلان کل من علیہا فان نہیں آیا؟ کیا تمہیں اس دن کی حاضری دینا نہیں ہوگا۔ جس کے متعلق تمہارے رب تمہارے مالک حقیقی نے تمہیں متنبہ کیا ہے؟ جس کو اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (القارعۃ) اے غافل انسانو! اس دن کی حاضری کو یاد کرو۔ جس دن کہ انسان گھبراہٹ کی وجہ سے بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح نظر آئیں گے۔ اور قہر الٰہی کی وجہ سے دھنی ہوئی روئی کی طرح نظر آئیں گے۔ اے غافل مسلمانو! کیا یہ خبر تمہارے دلوں کے زنگ اور قلوب کے میل کو صاف کرنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ آؤ اور بھی کچھ سنو اور اطمینان کے ساتھ اور دل کی گہرائی سے سنو۔ يَوْمَ تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ٥ (حج ع ۱) اے غافل اور نا عاقبت اندیش انسان! اس دن کے لئے تیاری کرو۔ اس دن کے لئے سامان مہیا کرو۔ اس کٹھن منزل کو طے کرنے کے لئے اپنے زاد راہ کی کوشش کرو۔ اس مصیبت سے چھٹکارے کے لئے آلات تیار کرو۔ جس دن کہ مائیں اپنے کلیجے کے ٹکڑے۔ نور چشم شیر خوار بچہ کو وحشت کی وجہ سے بھول جائیں گی۔ اور حاملہ عورتیں مارے خوف و عذاب کے اپنا حمل ساقط کر دیں گی۔

اور اے دیکھنے والے! تم اس دن تمام انسان کو مست اور متوالا دیکھو گے۔ لیکن سنو سنو۔ وہ لوگ متوالے نہیں ہونگے۔ بلکہ اللہ کا عذاب نہایت ہی سخت ہوگا۔ جس کی وجہ سے ان کا یہ حال ہوگا۔ اور یہ کیوں نہ ہو۔ جبکہ وہ مالک حقیقی خود باآواز بلند اعلان کر رہا ہے۔ کہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (بروج ع ۱) اس کی پکڑ نہایت ہی سخت ہے۔ جس کا کوئی شخص تصور بھی نہیں کر سکتا ہے۔

دوستو! سنو اور خوب غور سے سنو۔ جبکہ اِس قسم کے عذاب اور سختی کی باتیں سننے کے باوجود بھی ہم بیدار نہ ہوئے۔ اور نہ ہمارے کانوں پر جوئیں رینگیں۔ تو یقین جانو کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جبکہ ہم اپنی غفلت سے بیدار ہو جائیں گے۔ اور یقینا بیدار ہو جائیں گے۔ اور اپنی میٹھی میٹھی نیند کو بھول جائیں گے اور اور ہمیں اپنے مالکِ حقیقی۔ آقائے دو جہاں کے آگے سر جھکانے پر اور اس کے دربار میں آنسو بہانے پر۔ نہیں نہیں بلکہ خون کے آنسو بہانے پر مجبور کر دے گا۔ اور اس وقت ہم اپنے کئے ہوئے گناہوں سے نہایت ہی خلوصیت کے ساتھ تائب ہو جائیں گے۔ وہ کب؟ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ٥ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ٥ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (فجر ع ۱) جبکہ زمین ریزی ریزی کر دی جائے گی۔ اور تیرا رب اس حالت میں آئے گا۔ جبکہ تمام فرشتے مارے ڈر اور دہشت کے صف باندھے ہوئے ہونگے۔ اور جس دن کہ جہنم کو میدان محشر میں گھسیٹ کر لایا جائے گا۔ اس دن انسان اپنے کئے ہوئے گناہوں کو یاد کرے گا اور روئے گا۔ پشیمان ہوگا۔ سرنگوں ہو کر وعدہ اقرار کرے گا۔ اور اپنے رب سے عہد کرے گا۔ اور کہے گا۔ کہ اے مالک حقیقی ہمیں اور ایک مرتبہ دنیا کے اندر بھیج۔ ہم نہایت ہی خلوصیت کے ساتھ تیری ہی بندگی کریں گے۔ اور تیرے ذکر سے کبھی بھی غافل نہیں ہوں گے۔ تب خداوند قدوس کی طرف سے جواب ملے گا کہ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى۔ اب کہاں وقت ہے۔ امتحان کا نتیجہ نکل چکا۔ اب رونے سے کیا فائدہ؟

دوستو! جبکہ یہی چیز ہے۔ تو ہم کیوں اب تک خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں؟ کیا ہمارے پاس کوئی نبی آنے والا ہے؟ کیا ہم کو ہدایت کرنے کے لئے آسمان سے فرشتے آئیں گے؟ نہیں نہیں نبیوں کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ بلکہ سب سے آخری نبی آئے تھے۔ وہ بھی تشریف لے گئے۔ تو یقین جانو۔ کہ وقت بہت ہی قریب ہے۔ بلکہ صرف آنکھ بند کرنا باقی ہے۔ آنکھ بند ہو جائیگی۔ بس تمام معاملہ ختم۔ اِس کے بعد ہمیں قبر میں کوئی توشہ بھیجنے والا نہ ہوگا۔ تو اپنا زادِ راہ ابھی ہی تیار کرنا چاہئے۔ دوستو! قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ قسم اس ذات کی جو کہ علیم بذات الصدور ہے۔ میرے دل کے اندر موجودہ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر ایک تڑپ پیدا ہوئی کہ ہائے یہ سب مسلمان بھائی کس خیال اور کس دُھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ آہ! کیا نعوذ باللہ ہمارے نبی ہم کو یہی بد دینی سکھانے کے لئے اور اسی طرح اوباش بننے کی

تلقین کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے؟ ذرا تو شرماؤ۔ ذرا حیا تو کرو۔ کس منہ سے اُس نبی کا نام لیتے ہو؟ آہ وہ ہماری ہدایت کے جرم میں وطن سے الگ کر دئے جائیں۔ ملک سے نکال دئے جائیں۔ کھانے پینے سے روک دئے جائیں۔ ہماری نجات کے لئے ان کے دندان مبارک شہید کر دئے جائیں۔ بازوؤں پر زخم لگایا جائے۔ پتھروں سے مارے جائیں۔ اور ہم پھولوں کی سیجوں پر۔ اونچی اونچی حویلیوں میں نرم نرم گدّوں پر کروٹوں پر کروٹیں بدلتے رہتے ہیں۔ آہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فاقہ پر فاقہ کرتے ہیں۔ اور ہم زیادہ کھانے کی وجہ سے بدہضمی کی شکایت کرتے ہیں۔ آہ! ہمارے نبی کو تو رونے سے فرصت نہیں۔ کہ خدایا! میری امت کو نجات دے۔ لیکن ہمیں ہنسی ومزاح سے فرصت نہیں۔ تو بتاؤ اور انصاف سے بتاؤ۔ کہ ہم آپ کی امت کیسے ہوئے۔ اور کس منہ سے قیامت کے دن نبی کے پاس جاکر کھڑے ہونگے۔ تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں۔

دوستو! اگر اس ہولناک عذاب سے بچنے کے لئے نبی کی شفاعت چاہتے ہو۔ اور روز محشر کی سخت پیاس سے بچنے کے لئے نبی کے حوض کوثر سے شربت پینا چاہتے ہو۔ اور شیطان کے متبعین کے دفتر سے اپنا نام خارج کرکے نبی کے متبعین کے دفتر میں اپنا نام لکھانا چاہتے ہو۔ تو اس نبی کے تابعدار بن جاؤ۔ اور اس کے ہر حکم پر جان دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگرچہ اس کی وجہ سے تم دنیا اور اہل دنیا کے سامنے گرے ہوئے ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کی اطاعت میں جان ومال جائے۔ اہل واولاد جائے اور عزت وآبرو جائے۔ تب بھی کوئی پرواہ نہ کرو بلکہ اس کو اپنی خوش نصیبی سمجھو۔ تب امید ہے کہ جس دن کہ تمام مضطرب نظر آئیں گے اور تمام پریشان و بدحال نظر آئیں گے۔ اور عذاب الٰہی کے خوف سے یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاشکے ہم مٹی ہو جاتے) کی آواز بلند ہوگی۔ تم صحیح وسلامت رہوگے۔ اور امید ہے۔ کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے جن کے لئے کہا گیا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (القارعۃ) جن کا نامہ اعمال بھاری ہوگا۔ وہ نہایت ہی خوش وخرم آرام وچین کی زندگی بسر کریں گے۔

دوستو جب کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی نجات کے لئے اپنے تمام عیش و عشرت کو ترک کر دیا تھا۔ قسم قسم کی تکلیفیں برداشت کیں۔ اور دنیا کی تمام مصیبتوں کو سر پر اٹھا لیا۔ تو کیا امت کو یہ مناسب نہیں کہ اس نبی کے ہر نقل وحرکت پر۔ ہر امر ونہی پر اور ہر اشارے پر اپنی جان قربان کردے؟ ہاں ہاں یقیناً ایسا ہی چاہیئے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ تو آؤ اور کھڑے ہو جاؤ۔ کہ ہم اپنے نبی کے ہر امر ونہی پر اور ہر حکم پر اپنی جان دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جسطرح کہ ہم سے پہلے صحابہ کرام رضؓ نے آپ کے لئے جان ومال، دولت وثروت۔ عزت وآبرو سب کچھ وقف کر دیا تھا چنانچہ آپ کو معلوم ہوگا کہ صحابہ کرام رضؓ کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ کہ اپنی جان کے عوض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر میں کانٹا بھی چبھنے پائے۔

اگر ہم نے بھی ایسا نہ کیا۔ اور اچانک عذاب الٰہی نے ہمیں گھیر لیا۔ تو کون زمین ہمیں جگہ دے گی؟ اور کون آسمان ہم پر سایہ کرے گا؟ اور کون شخص ہم کو عذاب الٰہی سے نجات دے گا؟ اور کون قلعہ ہمیں عذاب الٰہی سے محفوظ رکھیگا؟ نہیں نہیں عذاب الٰہی سے کوئی بھی بچانے والا نہیں۔ جیسا کہ خدائی اعلان ہے۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهُ مِنْ دَافِعٍ (طور ع) عذاب خداوندی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں سوائے اطاعت رسول کے کیونکہ اطاعتِ رسول بعینہ ہدایت خداوندی ہے۔ اس لئے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (نجم) (رسول کبھی اپنے جی سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ تمام کچھ خداوندقدوس ہی کے اشارے سے کہتے ہیں) جبکہ وہ ہدایت خداوندی ہوئی۔ تو اُس کے لئے یہ خوشخبری ہے۔ فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ) جو میری ہدایت کے تابع ہوگا۔ اسکے لئے کوئی ڈر نہیں۔ کوئی خوف نہیں۔ بلکہ اس کے لئے بشارت ہے۔ اِس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ نہایت ہی اطمینان سے ہوگا۔ میں تہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ خداوندقدوس ہم کو بھی اُنہیں میں سے کرے۔ آمین۔

صفحہ (۱۱) کا بقیہ مضمون

مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ قول کسی حدیث پر مبنی تھا۔ جو ملی نہیں۔ مگر اب اصل خط کے دریافت ہونے نے اس قول کی تصدیق کر کے اِس کو صحیح ثابت کر دیا۔ پس اگر ہم احادیث کی روائتوں کی بنا پر مہر کو تجویز کرتے۔ تو اس کا نقشہ بعینہ وہی تجویز کرتے جو اب دریافت ہوا ہے۔ یعنی

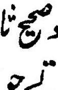

منکرین حدیث دوستو! اب اِس بے نظیر شہادت پر غور کرو۔ جس سے احادیث اسلامی کی صداقت پہلے سے بھی چمک اُٹھی ہے۔ ایک پرانی تحریر کے دستیاب ہونے سے اگر احادیث کا اِس سے اختلاف ہوتا۔ تو حدیث پر بڑا بھاری حملہ تھا۔ اور احادیث کی صداقت معرضِ خطر میں تھی۔ مگر یہی تحریر احادیث کی صداقت پر ایک عظیم الشان گواہ ہوگئی۔ اور نہ صرف ان تمام احادیث کی صداقت ہی اِس سے ثابت ہوئی۔ جن میں بادشاہوں کے نام خطوط کا لکھا جانا اور مہر کا بنوانا اور ان خطوط پر لگایا جانا مذکور ہے۔ بلکہ اِس واقعہ سے عام طور پر احادیث کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ کہ کس قدر سچائی سے صحابہ نے واقعات بیان کرنے میں کام لیا ہے۔ غرضیکہ مقوقس والا خط ایک بے نظیر شہادت احادیث کی صداقت پر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ مگر اس شہادت کے علاوہ میں احادیث کی شہادت پر ایک اور بے نظیر شہادت پیش کرنا چاہتا ہوں یہ شہادت نہ صرف احادیث کی صداقت پر ہے۔ بلکہ آنحضرت کے الفاظ کا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے۔ جس سے مراد احادیث کی پیشینگوئیاں ہیں جنہیں ہم کسی دوسری صحبت پر چھوڑتے ہیں۔ کاشکہ منکرین حدیث ان تازہ انکشافات پر غور کریں۔ فقط